EDITORIAL

Pharmaceutical Review رسالہ الادویہ

ISSN 2220-5167

Editorial اداریہ

تاریخ: مئی 27, 2016

نمبر: 3515-20/PPA

ماہرین ادویات (Pharmacists) کی نمائندہ تنظیم PPA کا جمہوری و انتخابی پس منظر۔

ہمارے ملک میں پیشہ فارمیسی کی سرکاری سطح پر نمائندہ جماعت پاکستان فارماسسٹ ایسوسی ایشن (PPA) ہے جس کو مرکزی و صوبائی حکومتوں میں قانونی نمائندگی و رسائی حاصل ہے جو پیشہ فارمیسی کی ترقی و بڑھوتری اور ماہرین ادویات (Pharmacists) کے حقوق کے تحفظ کی ذمہ دار ہے۔ مگر بدقسمتی سے گزشتہ پچیس (25) سالوں سے یہ اپنی حقیقی افادیت کھو چکی ہے۔ جسکے ممبران پوری فارمیسی برادری (about 25000) کا 15% ہے جس کا اندرونی انتخابی نظام بھی فی الحال دھاندلی و بددیانتی پر مبنی ہے۔ یہ غیر منصفانہ و جانبدارانہ انتخابی چلن پیشہ فارمیسی کی پسماندگی و درماندگی کی بنیادی وجہ ہے۔ اور فارمیسی برادری کو اصولی و اخلاقی بنیادوں پر بے حیثیت و بے وقعت کر دیتا ہے۔

PPA کے انتخابات میں ذیلی گروپ مثلاً پروگریسو فارماسسٹ (Progressive Pharmacist)، فارماسسٹ فورم (Pharmacist Forum)، ینگ فارماسسٹ (Young Pharmacist)، فارماسسٹ الائینس (Pharmacist Alliance)، ریفارمر فارماسسٹ (Reformer Pharmacists) اور پروفیشنل گروپ (Professional Pharmacist) حصہ لیتے ہیں۔ جس کی فی الحال کسی بھی بڑی ملکی سیاسی جماعت سے بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق نہیں ہے۔ ان میں پروفیشنل گروپ گزشتہ دو دھائیوں سے بلا شرکت غیرے حکمران چلا آرہا ہے۔ جن کی کوئی قابل ذکر پیشہ ورانہ خدمات بھی نہیں ہیں۔ (بلکہ کئی حوالوں سے ہمیشہ پیشہ فارمیسی کو نقصان ہی پہنچایا ہے جس کی تفصیل آئندہ آئے گی)۔ لیکن پھر بھی یہ گروپ گزشتہ دو دھائیوں سے ہر دفعہ نمایاں برتری سے کامیاب ہوتا چلا آرہا ہے۔ جو پیشہ ورانہ انتخابی طریق کار کے غیر منصفانہ (Predecided engineered election) ہونے پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔

اگر تحقیقی نقطہ نظر سے PPA کا جائزہ لیا جائے تو تقریباً نو (9) افراد کا ٹولہ (جن کے نام بھی لکھے جا سکتے ہیں مگر ہم شخص و ذات کی بجائے اصول و اخلاق کی بنیاد پر اس سے اجتناب کرتے ہیں) اپنے انتخابی عہدے (Election position) بدل بدل کر بار بار سامنے آرہا ہے۔ چنانچہ اگر PPA کی حقیقی اور عملی صورتحال بتانا چاہیں تو اگر کسی کے دل پر گراں نہ گزرے تو اس پروفیشنل گروپ نامی ٹولے نے PPA کو گھر کی لونڈی، موم کی ناک اور کولہو کا بیل بنا رکھا ہے۔ یہ لوگ فارمیسی پر کسی سیاہ رات کی طرح مسلط ہیں۔ جنکے PPA کے ساتھ ذاتی کاروبار اور شخصی مفادات وابستہ ہیں یہ اس راستے سے مختلف سرکاری محکمہ جات تک رسائی حاصل کر کے اپنے مفادات کے تحفظ کو یقینی بناتے ہیں۔ شاید ان کی اس مجرمانہ سوچ میں ان کا اپنا کوئی قصور نہ ہو۔ کیونکہ مجموعی طور پر ہمارے ملک کی سیاسی و اخلاقی صورتحال بھی اس سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہیں۔ یہاں طویل عرصہ تک فوجی آمریت کا راج رہا۔ سیاسی جماعتوں کے اندر جمہوری سوچ کا فقدان ہے۔ خاندانی و موروثی سیاست قوم کے جسم و روح تک اتری ہوئی ہے تو می الیکشن میں پولنگ سٹیشن ہی نہیں شہروں کے شہر مقبوضہ بن جاتے ہیں۔ گنتی کچھ، نتائج کچھ اور سرکاری علان کچھ اور ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ منطق (Technicalities) انتخابی نتائج کی نفی کرتی ہیں۔ منتخب اور فاتح حکومت انتخابی بے قاعدگیوں کے افشا ہونے کے خوف سے کبھی نادرا کے اعلیٰ افسر کو جبراً برطرف کر دیتی ہے۔ کبھی الیکشن کمیشن کو انتخابی نتائج کی جانچ پڑتال نہ کرنے کی ہدایات جاری کرتی ہے۔ حتیٰ کہ وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان کو کہنا پڑتا ہے کہ الیکشن کے نتائج کی جانچ پڑتال کا مطالبہ مڈٹرم الیکشن کے مترادف ہے۔ چنانچہ اگر پروفیشنل گروپ نے پیشہ فارمیسی کو دو دھائیوں سے غنڈہ گردی اور دھاندلی سے قابو کر رکھا ہے تو کون سا بڑا گناہ اور قابل تعزیر جرم کر لیا ہے۔ یہاں پر پوری قوم اور ملکی سلامتی داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ غیر محسوس طاقتیں اور ان دیکھے ہاتھ اپنی جادو کی چھڑی سے ہر کام کر لینے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔

لیکن یہاں میں اپنی پوری جرات و بہادری کو مجتمع کرتے ہوئے بڑے محتاط انداز سے یہ بات کہنے کی جسارت کرونگا کہ اغیار کے سہارے آپ کبھی اپنوں کو شکست نہیں دے سکتے۔ ہاتھ پھیلانے والے اور کاسہ لیسی کرنیوالے کبھی حریت، غیرت اور حمیت کا دعویٰ نہیں کر سکتے اور جو افراد اپنی شخصی ضروریات اور ذاتی مفادات کی قربانی کا جذبہ تک نہیں رکھتے وہ کیسے صحت و تندرستی اور بہتر نظام صحت اور معیار زندگی کی ضمانت نہیں بن سکتے۔

ڈاکٹر طٰہٰ نذیر Ph.D

مدیر اعلیٰ: رسالہ الادویہ, PHARMACEUTICAL REVIEW

ISSN: 2220-5187; W.: http://pharmaceuticalsreview.com